4

اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں، اپنے ماحول میں بھی ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔

۱۶ر مئی ۲۰۰۳ء مطابق ۱۶ر ہجرت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

☆......اللہ تعالیٰ کی صفت ''خبیر'' کا بیان

☆......بڑی بڑی حکومتوں کی تباہی کی خبر

☆......اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں

☆......اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں

☆......آئندہ زمانہ کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں

☆......یہودی ریاست کا قیام اور ہلاکت خیز جنگوں کا زمانہ

☆......تخلیق کائنات اور اس کے اسرار

☆......جماعت احمدیہ پر مظالم کی پیشگوئی

☆......آخری زمانہ اور احادیث نبویہ

☆......حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں (پیشگوئی مصلح موعود، مضمون بالا رہا)

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے سورۃ النمل کی حسب ذیل آیت تلاوت فرمائی

﴿وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ. صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ. اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (سورة النمل: ۸۹).

اور تُو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اس حال میں کہ انہیں ساکن و جامد گمان کرتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ (یہ) اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ یقیناً وہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ﴿تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ﴾ سے یہ مراد نہیں کہ پہاڑ الگ چلتے ہیں اور زمین الگ چلتی ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ زمین چلتی ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ چلتے ہیں اور جس طرح زمین بادلوں کو اپنے ساتھ کھینچے چلی جاتی ہے اسی طرح وہ پہاڑوں کو بھی اپنے ساتھ اٹھائے چلی جاتی ہے۔

بڑی بڑی حکومتوں کی تباہی کی خبر

اس آیت میں ظاہری طور پر تو پہاڑوں کے چلنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بادلوں کے ساتھ ان کی مشابہت بیان کی گئی ہے لیکن باطنی طور پر اس میں بڑی بڑی حکومتوں کی تباہی کی خبر دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ تمہیں تو اپنے زمانہ کی حکومتیں ایسی مضبوط دکھائی دیتی ہیں کہ تم سمجھتے ہو وہ صدیوں تک بھی تباہ نہیں ہوسکتیں مگر خدا تعالیٰ اسلام کی شوکت ظاہر کرنے کے لئے ان کو اس طرح اڑا دے گا کہ ان کا نشان تک بھی نظر نہیں آئے گا۔ چنانچہ اس کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ جس طرح

ہوائیں بادلوں کو اڑا کر لے جاتی ہیں اسی طرح جب اسلام کی تائید میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوائیں چلنی شروع ہوئیں تو کفر و شرک کے بڑے بڑے دیو قامت پیکر اس طرح اڑیں گے کہ ان کا نشان بھی دکھائی نہیں دے گا۔ مگر یہ سب کچھ انسانی تدابیر سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہوگا اور اس کی قدرت اور صنعت کا اس سے ظہور ہوگا۔ آخر میں فرمایا کہ {اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ﴾ یہ عظیم الشان انقلاب اس صورت میں آ سکتا ہے جبکہ مسلمان بھی اپنے اندر انقلاب پیدا کریں۔ اگر تم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرو گے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ظالم بنو گے تو خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایک ظالم کو مٹا کر دوسرا ظالم اس کی جگہ بٹھا دے۔ خدا تعالیٰ اسی صورت میں ان پہاڑوں کو اڑائے گا جب تم اپنے آپ کو اسلامی احکام کا نمونہ بناؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کا مقام حاصل کر لو گے۔

(تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۴۵۳)

ہم پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے

پس آج ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے اوپر بہت بڑھ کر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں، اپنے ماحول میں بھی ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔ اور ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو اس خدائی بشارت کو ہم سے دور کر دے۔ پس ہم پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں کیونکہ آج عالم اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری سب سے بڑھ کر جماعت احمدیہ پر ہے۔ ہمارے پاس کوئی طاقت تو نہیں، کوئی نمونہ حکومت کا نہیں لیکن دعاؤں کے ذریعہ جس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ سب مراحل انشاء اللہ طے ہوں گے۔

اب قرآن کریم کی بعض اور آیات بھی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت خبیر کا ذکر ہے۔

﴿يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ﴾ (سورۃ لقمان: ۱۷)۔

اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو پس وہ کسی چٹان میں (دبی ہوئی) ہو یا آسمان یا زمین میں کہیں بھی ہو، اللہ اسے ضرور لے آئے گا۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) باخبر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

’’﴿اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ﴾ کسی شئے کے پیدا کرنے کے واسطے اس شئے کا کامل علم لازم ہے، خدا لطیف ہے، خبیر ہے۔ روح اور مادہ کے متعلق اسے کامل علم ہے کہ وہ کیونکر پیدا ہو سکتا ہے اور پھر اسے قدرت بھی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے کوئی ذرّہ اور روح پیدا ہی نہیں کیا تو اس کے متعلق کامل علم کیونکر رکھ سکتا ہے۔ (حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۱۷۰)

پھر فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ ادنیٰ و اعلیٰ سب باتوں سے باخبر ہے۔ علم الٰہی پر ایمان لانے سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کو یہ یقین ہو کہ کوئی بڑا شخص مجھے دیکھ رہا ہے تو پھر وہ بدی کرنے سے رکتا ہے۔ پھر اپنے بزرگوں، افسروں، حاکموں کے سامنے بدی کرنے سے اور بھی رکتا ہے۔ ایسا ہی جس کو یہ ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام افعال، حرکات و سکنات کو دیکھتا ہے اور ہمارے دل کے خیالات اور ارادات سے بھی باخبر ہے وہ شخص کبھی بدی کے نزدیک نہیں جا سکتا۔

(حقائق الفرقان جلد ۳ صفحہ ۳۶۷)

اگلی آیت ہے: ﴿وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰی اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا﴾ (سورۃ الاحزاب: ۳) ۔ اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف تیرے ربّ کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ، اس سے جو تم کرتے ہو، خوب باخبر ہے۔

پھر سورۃ سبا میں فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ﴾ (سورۃ السبا: ۲) ۔ سب حمد اللہ ہی کی ہے جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور آخرت میں بھی تمام تر حمد اسی کی ہوگی اور وہ بہت حکمت والا اور ہمیشہ خبر رکھتا ہے۔

آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والی خبریں

اب آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والی وہ خبریں جن کا قرآن کریم میں بیان فرمایا گیا ہے ان کا کچھ پہلے ذکر آ چکا ہے، کچھ مزید خبروں کا یہاں مختصراً ذکر کروں گا۔ مثلاً اس زمانہ میں منتشر یہودیوں کی فلسطین میں جمع ہونے کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی۔ فرمایا ﴿وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اسْکُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا﴾ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موعودہ سرزمین میں سکونت اختیار کرو اور جب آخرت کا وعدہ آئے گا تو ہم تمہیں پھر اکٹھا کر کے لے آئیں گے۔

اس کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ﴾ یعنی اب تم کنعان میں جاؤ لیکن ایک وقت کے بعد تم کو وہاں سے نکلنا پڑے گا۔ پھر خدا تعالیٰ تم کو واپس لائے گا۔ پھر تم نافرمانی کرو گے اور دوسری دفعہ عذاب آئے گا اس کے بعد تم جلاوطن رہو گے یہاں تک کہ تمہاری مثیل قوم کے متعلق جو دوسری تباہی کی خبر ہے اس کا وقت آ جائے اس وقت پھر تم کو مختلف ملکوں سے اکٹھا کر کے ارض مقدس میں واپس لایا جائے گا۔
(تفسیر کبیر جلد ٤ صفحہ ٣٩٧)

چنانچہ دیکھ لیں اس الٰہی خبر کے مطابق ۱۸۸۲ء سے ۱۹۰۳ء کے دوران عثمانی ترکوں نے یہود کو پہلی دفعہ دوبارہ فلسطین کے علاقہ میں آباد ہونے کی اجازت دی تو روس کے یہودی یہاں آ کر آباد ہونا شروع ہوئے۔ بیسویں صدی کے شروع میں یہود کی تعداد بہت تھوڑی تھی لیکن پھر یہ تعداد بڑھتی گئی اور پہلی جنگ عظیم میں ترکی کی سلطنت کمزور ہونے پر یورپ کی مفاد پرست طاقتوں نے بیت المقدس میں کئی قونصلیٹ قائم کئے اور پھر یہودی شہر تل ابیب کا قیام ہوا۔ پھر برطانوی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ آزاد یہودی ریاست کا منصوبہ دیا اور پھر ۱۹۱۷ء میں برطانیہ کا یہ حق بھی لیگ آف نیشن نے تسلیم کیا کہ وہ فلسطین کی آبادکاری میں اس کا پورا پورا ساتھ دے۔ پھر ۱۹۴۷ء میں دنیا کے تمام علاقوں سے اس قدر یہودی اکٹھے ہوئے کہ آج آپ دیکھیں کہ تمام مسلمان ممالک کو ایک عجیب عذاب میں مبتلا کیا ہوا ہے اور یہ اب تعداد روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور یہ خدائی

پیشگوئی کے مطابق ہے۔

پھر فرمایا: ﴿يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا﴾

(سورة الكهف:٤٨)

اور جس دن ہم پہاڑوں کو حرکت دیں گے اور تو زمین کو دیکھے گا کہ وہ اپنا اندرونہ ظاہر کردے گی اور ہم (اس آفت میں) ان سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

ہلاکت خیز جنگوں کا زمانہ

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس جگہ آدمیوں کا ذکر ہے پہاڑوں اور دریاؤں کا ذکر نہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ سب پیشگوئیاں اس دن پوری ہوں گی جب بڑے بڑے لوگ جنگوں کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ اور تو ساری زمین کو یعنی سب اہل زمین کو دیکھے گا کہ جنگ کے لئے ایک دوسرے کے مقابل پر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور ایسی جنگ ہوگی کہ گویا ان میں سے ایک بھی نہ بچے گا۔ اس واقعہ کی طرف انجیل میں بھی اشارہ ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی۔ (متی باب ۲۴) .... فرمایا: ہو سکتا ہے کہ اَلْاَرْض سے ادنیٰ طبقہ کے لوگ مراد ہوں اور اَلْجِبَال سے مراد بڑے لوگ۔ یعنی اس دن ایک طرف سے جبال یعنی بڑی لوگ یا دوسرے لفظوں میں ڈکٹیٹرز نکلیں گے۔ اور دوسری طرف سے اَرْض یعنی ڈیموکریسیز کے حامی اور حکومت عوام کے نمائندے نکلیں گے اور آپس میں خوب جنگ ہوگی۔

(تفسیر کبیر جلد ٤ صفحه ٤٥٨)

اب بڑی طاقتوں کو جو اپنے آپ کو بہت مہذب سمجھتی ہیں دیکھ لیں کہ وہ یہی کچھ حرکتیں کر رہی ہیں اور گو کہ پہلے خیال تھا کہ بلاک ختم ہو رہے ہیں اب پھر نئے سرے سے نئے بلاک بن رہے ہیں اور دنیا بلاکوں میں تقسیم ہو رہی ہے اور یہ عمل اب شروع ہو چکا ہے۔ اب یہ جنگیں کب ہوں گی، اللہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔

پھر فرمایا ﴿اَوَلَمْ يَرَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ۔ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ﴾

(سورۃ الانبیاء: ۳۱۔۳۲)

کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تا کہ وہ ان کے لئے غذا فراہم کریں اور ہم نے اس میں کھلے رستے بنائے تا کہ وہ ہدایت پاویں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت کائنات کے اسرار پر سے ایسا پردہ اٹھاتی ہے جو اس زمانے کے انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ فرمایا: یہ ساری کائنات ایک مضبوطی سے بند کئے ہوئے ایسے گیند کی شکل میں تھی جس میں سے کوئی چیز باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ پھر ہم نے اس کو پھاڑا اور اچانک ساری کائنات اس میں سے پھوٹ پڑی اور پھر پانی کے ذریعہ ہر زندہ چیز کو پیدا فرمایا۔ اور پانی کے معاً بعد ﴿رَوَاسِي﴾ کے ساتھ اس پانی کے نازل ہونے کے نظام کا ذکر فرما دیا۔ اور پھر یہ ذکر فرمایا کہ کس طرح آسمان، زمین اور اہلِ زمین کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر زمین و آسمان اور تمام اجرام کی دائمی گردش کا ذکر فرمایا اور جس طرح زمین اور آسمان دائمی نہیں ہیں اسی طرح یہ بھی متوجہ فرمایا کہ انسان بھی دائم رہنے والا نہیں۔

پھر قیامت کی گھڑی پر گواہی دینے والے عظیم واقعات کی خبر ہے۔ فرمایا: ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ۔ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾

(سورۃالتکویر: ۲ تا ۵)۔

ترجمہ یہ ہے کہ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔

اس کی مختصر تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم دنیا میں رونما ہونے والے عظیم واقعات کی خبر دیتا ہے جو قیامت کی گھڑی پر گواہ ٹھہریں گے۔ اور گواہ ٹھہرایا گیا

ہے سورج کو جب اسے ڈھانپ دیا جائے گا۔ یعنی آنحضرت ﷺ کی روشنی کو اس زمانہ کے دشمن بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے نہیں پہنچنے دیں گے اور ان کا مکروہ پراپیگنڈا بیچ میں حائل ہو جائے گا۔ اور جب صحابہؓ کے نور کو بھی دشمن کی طرف سے گدلا دیا جائے گا اور جس طرح سورج کے بعد ستارے کسی حد تک روشنی کا کام دیتے ہیں اسی طرح صحابہ کا نور بھی انسان کی نظر سے زائل کر دیا جائے گا۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جبکہ بڑے بڑے پہاڑ چلائے جائیں گے یعنی پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے سمندری جہاز بھی اور فضائی جہاز بھی سفر اور باربرداری کے لئے استعمال ہوں گے اور اونٹنیاں ان کے مقابل پر بیکار کی طرح چھوڑ دی جائیں گی۔

جماعت احمدیہ پر مظالم کی پیشگوئی

اب ایک آیت ہے جس میں آج کل کے زمانے میں احمدیوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں ان کا بھی ذکر ہے۔

﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ. اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ. وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ. وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾ (سورۃ البروج:۵تا ۹) ہلاک کر دیئے جائیں گے کھائیوں والے۔ یعنی اُس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔ جب وہ اُس کے گرد بیٹھے ہوں گے۔ اور وہ اُس پر گواہ ہوں گے جو وہ مومنوں سے کریں گے۔ اور وہ اُن سے پرخاش نہیں رکھتے مگر اس بنا پر کہ وہ اللہ، کامل غلبہ رکھنے والے، صاحبِ حمد پر ایمان لے آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ ان آیات میں ان لوگوں کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی ہے جنہوں نے کھائی میں آگ جلائی تھی اور اس میں مومنوں کو پھینک کر بیٹھے ان کا تماشا دیکھتے تھے۔ ان آیات میں یہ پیشگوئی مضمر ہے کہ یہ واقعہ آئندہ بھی رونما ہوگا اور وہ زمانہ موعود کا زمانہ ہوگا۔ پس لازماً اس کا اطلاق ان مظلوم احمدیوں پر ہوتا ہے جن کو گھروں میں زندہ جلانے کی کوشش کی گئی اور **قُعُود** کا لفظ بتاتا ہے کہ لوگ بیٹھے تماشا دیکھتے رہے اور ظالموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پس یہ عظیم الشان پیشگوئی اس رنگ میں کئی بار پوری ہو چکی ہے کہ

پولیس کی نگرانی میں بلوائیوں نے معصوم احمدیوں کو زندہ جلانے کی کوشش کی اور کئی بار کامیاب ہو گئے اور بعض اوقات ناکام بھی ہوئے۔"

(حاشیہ سورۃ البروج ترجمہ خلیفة المسیح الرابعؒ)

حالانکہ ان کا اس کے سوا کوئی جرم نہیں تھا کہ وہ آنے والے پر ایمان لے آئے۔ یہ ایسے سچے متبعین ہیں جو اپنی قربانیوں کے ذریعے آنے والے موعود کی صداقت پر گواہ بن گئے ہیں۔

اور پھر یہ ہے کہ ایسی حرکتیں کرنے والوں کو کوئی ذرا سا بھی احساس، شرم، حیا کچھ نہیں بلکہ یہ حرکتیں کرنے کے بعد بڑے فخر سے بیان کی جاتی ہیں کہ ہم نے احمدیوں کے ساتھ یہ سلوک کیا، یہ سلوک کیا۔ اور یہ باتیں ایسی نہیں کہ جو پہلے ہوا کرتی تھیں اور آج نہیں ہو رہیں۔ یا احمدیت کے ابتدائی دور میں ہو رہی تھیں۔ آج بھی یہ خبریں مستقلاً آتی رہتی ہیں اور یہ عمل اسی طرح جاری ہے۔ اور یہ ظلم کی داستانیں آج بھی اسی طرح رقم ہو رہی ہیں۔ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ بعض جگہوں پر جو سلوک ہوتا ہے اس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جب پوچھو کہ قصور کیا ہے تو کوئی جواب نہیں۔ اب لوگ اپنی مسجد میں بیٹھے اپنے امام کی تقریریں سن رہے ہیں یہی ان کا بہت بڑا قصور ہے کیونکہ ہمارے جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔ اور ظلم کی یہ انتہا کہ یہ سب کچھ خدا کے نام پہ ہو رہا ہے۔ اب ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں اگر ان کو ذرا بھی خوف خدا ہو کہ "خدا کا نام نہ لوظالمو خدا کے لئے"۔ لیکن خدا کا واسطہ تو وہاں دیا جاتا ہے جہاں خدا کا خوف ہو۔ اس لئے ہماری اپنے رب کے آگے یہی التجا ہے کہ ؎

خداوندا بندہ خدا بن گیا ہے
یہی تیری قدرت دکھانے کے دن ہیں

احادیث میں آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں

اب آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ میں پیش آنے والے مختلف حالات وواقعات کی خبریں بھی بیان فرمائیں جو آپ کے صحابہ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔ ان میں سے چند روایات نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہوں جو بڑی شان کے ساتھ ہم نے پوری ہوتے دیکھیں اور دیکھ رہے ہیں۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔ (مشکوۃ کتاب العلم الفصل الثالث) ۔ اور یہی کچھ آج کل ہم دیکھ رہے ہیں۔

پھر فرمایا۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام اس طرح مدھم ہو جائے گا جس طرح کپڑے پر بنے ہوئے نقوش مدھم ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ روزے کیا ہیں؟ نماز کیا ہے؟ قربانی کیا ہے؟ اور صدقہ کیا ہے؟۔ اور کتاب اللہ پر ایک ایسی رات آئے گی کہ اس کی ایک آیت بھی زمین پر نہ رہے گی۔ اور زمین پر لوگوں کے طبقات رہ جائیں گے۔ ایک بوڑھا شخص اور ایک بوڑھی عورت کہے گی ہم نے تو اپنے آباء واجداد کو کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر پایا اس لئے ہم بھی یہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن۔ باب ذھاب القراٰن والعلم) یعنی کہ عمل کوئی نہیں رہے گا۔ ظاہری طور پر عمل تو کریں گے لیکن اس کی روح قائم نہیں رہے گی۔

پھر امت مسلمہ کے یہود و نصاریٰ کی اتباع کرنے کی خبر۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے مسلمانو! تم ضرور بضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی عادات کی پیروی کروگے۔ اس طرح جیسے بالشت بالشت کے برابر اور بازو بازو کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تھے تو تم بھی ضرور اس میں داخل ہوگے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! پہلے لوگوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تو اور کون؟

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

ایک روایت ہے کہ حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے تھے ان میں سے ۷۰ فرقے ہلاک ہوگئے اور ایک فرقہ

بچایا گیا۔ اور عنقریب میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ پھر اس کے ۷۲ فرقے تو ہلاک ہو جائیں گے اور ایک فرقہ کو نجات دی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ فرقہ کون سا ہوگا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ فرقہ جماعت ہوگا، جماعت ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بعض واقعات کی خبر دی ان میں سے کچھ پیش ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب قادیان کی زندگی احمدیوں کے لئے اس قدر تکلیف دہ تھی کہ مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے آنے سے روکا جاتا، راستہ میں کیلے گاڑ دئے جاتے تاکہ گزرنے والے گریں۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا کہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائے گی۔

پیشگوئی مصلح موعود

۱۸۸۸ء کا ایک الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس میں حضرت مصلح موعود کی ولادت کی خبر دی ہے۔ فرماتے ہیں: میرا پہلا لڑکا زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور مَیں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ ''محمود''۔ تب مَیں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔

(تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۴۔ تذکرہ صفحہ ۱۶۴۔۱۶۵ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر اس کی مزید تفصیل یوں ہے کہ قادیان کے آریوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک نشان طلب کیا تو آپ کو جنوری ۱۸۸۶ء میں حصول نشان کے لئے خلوت گزیں ہو کر دعائیں کرنے پر بایں الفاظ الہام ہوا: ''تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی''۔

اس الہام کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا اور وہاں چلّہ کرنا شروع کر دیا۔ وہاں چلّہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان فرزند کی بشارت دی جس کا اظہار آپ نے ۲۰ رجنوری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے ذریعہ کیا۔ اس پیشگوئی میں آپ کو جس موعود بیٹے کی ولادت کی خبر دی گئی اس کے بارہ میں آپ نے مزید انکشافات ۸راپریل ۱۸۸۶ء کو الٰہی خبر پانے کے بعد کئے۔ فرمایا: ''ایک لڑکا بہت قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا''۔

(اشتہار ۸راپریل ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول)

چنانچہ بشیر اوّل الٰہی خبر کے مطابق کہ ''ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے''۔ ۷راگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوئے اس الہام کے تحت۔ اور ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں مذکور ''خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے'' کی آسمانی خبر کو پورا کیا اور جلد ہی ۱۸۸۸ء میں وفات پا گئے۔ اس پر مخالفین نے بڑا شور مچایا مگر وہ موعود جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ ''یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا''۔ اس الٰہی خبر کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ۱۲رجنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور الٰہی بشارتوں کے مطابق پروان چڑھتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ۶،۵رجنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب ایک عظیم رؤیا کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ پر یہ انکشاف کیا کہ آپ ہی وہ موعود ہیں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا تھا۔ آپ کا دور خلافت، آپ کا علم قرآن، آپ کی خدمت دین، آپ کی خدمت انسانیت اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ آپ ہی وہ موعود ہیں''۔

مضمون بالا رہا

پھر مضمون بالا رہنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر دی گئی تھی۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں کہ:

''ایک دفعہ ایک ہندو صاحب قادیان میں میرے پاس آئے جن کا نام یاد نہیں رہا۔ اور کہا کہ مَیں ایک مذہبی جلسہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ بھی اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق کچھ مضمون لکھیں تا اس جلسہ میں پڑھا جائے۔ مَیں نے عذر کیا پر اس نے بہت اصرار سے کہا کہ آپ ضرور لکھیں۔ چونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ مَیں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے مَیں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ مَیں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے۔ میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ مَیں نے اس مضمون کا کوئی مسودّہ نہیں لکھا۔ جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی تیزی اور جلدی سے مَیں لکھتا جاتا تا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی اس کی نقل لکھے۔ جب مَیں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ مضمون بالا رہا۔

فرماتے ہیں: خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالمِ وجد تھا۔ اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی۔ یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے ان کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا۔ اور شاید بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہوں گے جنہوں نے یہ شہادت دی''۔

(حقیقة الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۱۔۲۹۲)

پھر 'پنجاب آبزور' ایک انگریزی کا اخبار ہے اس کی بھی گواہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''ایک دفعہ بباعث مرض ذیابیطس جو قریباً بیس سال سے مجھے دامنگیر ہے آنکھوں کی بصارت کی نسبت بہت اندیشہ ہوا کیونکہ ایسے امراض میں نزول الماء کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی اس وحی سے تسلی اور اطمینان اور سکینت بخشی اور وہ وحی یہ ہے ' نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی ثَلٰثٍ اَلْعَیْنُ وَعَلٰی

الْاُخْرَیَیْنِ ''۔یعنی تین اعضاء پر رحمت نازل کی گئی۔ایک آنکھیں اور دو اور عضو اور ان کی تصریح نہیں کی اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ پندرہ بیس برس کی عمر میں میری بینائی تھی ایسی ہی اس عمر میں بھی کہ قریباً ستّر برس تک پہنچ گئی ہے وہی بینائی ہے۔سو یہ وہی رحمت ہے جس کا وعدہ خدا تعالیٰ کی وحی میں دیا گیا تھا''۔

(حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آج رات کے دو بجے الہام ہوا تھا''۔(یہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۷ء کی بات ہے)''اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاقِعٌ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پیشگوئی واقع ہونے والی ہے۔دو تین ماہ میں کوئی نہ کوئی نشان ظہور میں آ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے خاتمہ کے دن قریب ہیں کیونکہ لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں نئے نئے نشانات ظہور میں آئیں گے اور جیسے تسبیح کا دھاگہ توڑ دیا جاوے تو دانے پر دانہ گرتا ہے ویسے ہی نشان پر نشان ظاہر ہوگا۔یہ عجیب بات ہے کہ کوئی سال اب خالی نہیں جاتا،دو چار مہینہ میں کوئی نہ کوئی نشان ضرور واقع ہو جاتا ہے۔تمام نبیوں نے اس بات کو مان لیا ہے کہ جس زور سے آخری زمانہ میں نشانات کا نزول ہوگا اس سے پہلے ویسا کبھی نہیں ہوا ہوگا۔

(الحکم ۲۴؍اگست ۱۹۰۷ء،ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۶۔۲۵۷)

اب آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک انتباہ پڑھتا ہوں۔حضور فرماتے ہیں:

''کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ......امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا......اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے کہ وہ وقت دور نہیں''۔

(حقیقہ الوحی۔روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۲۶۹)